رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

نمبر ۴۷ مورخہ ۶ رجب ۱۳۵۳ھ یوم شنبہ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۴ اکتوبر بوقت تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

۱۳ اکتوبر مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عشاء جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر ہونے کی خوشی میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے تقریر کی۔ اور جناب چودھری صاحب کے متعلق مبارکباد کی اور گورنمنٹ کے لئے شکریہ کی قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۴ اکتوبر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اپنے لڑکے مولوی محبوب عالم صاحب مولوی فاضل کی برات لے کر گوجرانوالہ گئے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عیسائیت کا مقابلہ احمدی ہی کر سکتے ہیں

(فرمودہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ایک غیر احمدی نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں عیسائیوں سے بحث کرنے والا ہوں مجھے بائیبل بھیجی جائے۔ اس پر حضور نے لکھوایا "تم عیسائیوں سے کیا مباحثہ کرو گے۔ ان کی ساری باتیں تو تم خود مانتے ہو۔ عیسےٰ کو زندہ آسمان پر سمجھتے ہو غیب دان اور مُردوں کو زندہ کرنے والا کہتے ہو۔ اور پھر تمہارا یہ اعتقاد ہے کہ صرف وہی مس شیطان سے پاک ہے غرض اس قسم کے جب تمہارے عقائد ہیں۔ تو پھر اُن سے کیا بحث کرنی چاہتے ہو۔ ہمارے سلسلہ کے بغیر اور کوئی صورت عیسائیوں سے مباحثہ کی نہیں ہے ہمارے مخالفوں نے تو اتفاقی ڈگری کرائی ہوئی ہے۔ اور ان کے تمام عقائد باطلہ کی تائید کی ہوئی ہے۔

مسیح کو جو روح اللہ کہتے ہیں۔ اور عیسائی اس پر ناز کرتے ہیں کہ یہ مسیح کی خصوصیت ہے۔ یہ ان کی صریح غلطی ہے۔ ان کو معلوم نہیں۔ کہ قرآن شریف میں مسیح پر روح اللہ کیوں بولا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف نے مسیح ابن مریم پر خصوصیت کے ساتھ بہت بڑا احسان کیا ہے۔ جو اُن کا تبریہ کیا ہے۔ بعض ناپاک فطرت یہودی حضرت مسیح کی ولادت پر نہایت ہی ناپاک اور خطرناک الزام لگاتے ہیں۔ اور یہ بھی ہے۔ کہ بعض ولد اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ شیطان ان کی پیدائش میں شریک ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح اور حضرت مریم کے دامن کو ان اعتراضوں سے پاک کرنے کیلئے اور اس اعتراض سے بچانے کیلئے جو ولد شیطان کا ہوتا ہے قرآن شریف میں روح اللہ کہا۔ اس سے خدائی ثابت کرنا حماقت ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ حضرت آدم کے لئے نفخت فیہ من روحی بھی تو آیا ہے یہ صرف تبریہ کیا ہے۔ لیکن جو لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں وہ ان خاک بحث کریں گے۔"

(الحکم ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے انتخاب پر

مُبارکباد کے تار

(۱)

راولپنڈی ۱۱ اکتوبر ظہیر احمد صاحب حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں:-

جماعت احمدیہ راولپنڈی جناب چودھری صاحب کے ایگزیکٹو کونسلر بنائے جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتی ہے اور اس کامیابی پر اللہ تعالے کا شکر ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالے ہمارے فاضل اور قابلِ احترام بھائی کو اپنی حفاظت اور راہ نمائی میں رکھے۔ گورنمنٹ بھی اس بہترین انتخاب پر ہمارے شکریہ کی مستحق ہے۔

(۲)

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں:-

جماعت احمدیہ لاہور جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے منصب جلیلہ پر فائز ہونے پر اللہ تعالے کا شکریہ ادا کرتی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے:-

(۳)

سیالکوٹ ۱۲ اکتوبر۔ سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ

۱۱ اکتوبر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت شیخ جان محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا ممبر مقرر ہونے پر جماعت احمدیہ سیالکوٹ جناب چودھری صاحب کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے۔ نیز بعض مطلب پرست۔ اور غیر ذمہ دار افراد کے لغو پراپیگنڈا کے باوجود بہترین۔ اور قابل ترین آدمی کے انتخاب پر گورنر جنرل آف انڈیا اور ملک معظم کی حکومت کا صدق دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے:-

(۴)

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ دی جنرل نیوز ایجنسی دہلی کی طرف سے حسب ذیل تار بنام الفضل موصول ہوا ہے:-

جماعت احمدیہ دہلی کا ایک اجلاس اس کے دفتر میں بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں گورنمنٹ کا جماعت کی طرف سے مخلصانہ اور دلی شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ کہ اس نے وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا موزون انتخاب کیا ہے:-

الفضل خاتم النبیین نمبر کے آرڈر بھجوائیے

مہربانی فرماکر جلد سے جلد ہمیں بتائیں۔ آپ کو کتنے خاتم النبیین نمبر بھیجے جائیں۔ قیمت۔ فی پرچہ دو آنے۔ محصول ڈاک رجسٹری۔ دو پیسے فی پرچہ کے حساب اس کے علاوہ ہے۔ ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ تو یہ محصول فرد بھیجیں۔ ورنہ اصل سے اتنے پیسے وضع ہو جائیں گے۔ بہتر ہے کہ وی۔ پی منگوائیں ابھی سے آگاہ فرمائیں۔ ۵۔ نومبر سے بعد فرمائش کی تعمیل مشکل ہو جائے گی۔ اس دفعہ قیمت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کریں۔ اور ثواب جزیل پائیں (مینیجر الفضل)

احمدی جماعتوں کے جلسے

مختلف احمدی جماعتوں کے جلسوں کی جو تاریخیں مقرر ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں:-

سامانہ :- ۲۰-۲۱-۲۲-اکتوبر

پٹیالہ :- ۲۴-۲۵-اکتوبر

مقام	تاریخیں
سنور :-	۲۶ - ۲۷ - اکتوبر ۱۹۳۲ء
سرہند :-	۲۹ - ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء
پائل :-	۲ - ۳ - نومبر ۱۹۳۲ء
امرتسر :-	۲۷ - ۲۸ - اکتوبر ۱۹۳۲ء
کاہنووان :-	۳ - ۴ - نومبر ۱۹۳۲ء

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

ہم کیا کر دکھائینگے

نئی زمین نیا آسماں بنائینگے — خدا کے فضل سے سب کچھ یہ کر دکھائینگے

ہے کون؟ کام خدا کے جو۔ روک سکتا ہو — جو روڑے راہ میں اٹکیں گے۔ پیس جائینگے

جو "خاکسار" نظر آتے ہیں۔ حقیر تجھے — یہ "شہ سوار" ہی آخر کو۔ فتح پائینگے

"لوائے فتحِ نمایاں بنام ما باشد" — شکست۔ دشمنِ حق ہی۔ ضرور۔ پائینگے

یہ مشکلات ہی کیا ہیں۔ جو حل نہیں ہونگی۔ — پہاڑ کتنے ہی رستے سے ہم ہٹائینگے

بڑھے چلو۔ کہ خدا کو ہمیں بڑھانا ہے — وہ کہہ چکا ہے۔ کہ اعداء کو ہم گھٹائینگے

"ظفر علی" ہو۔ کہ "اہلِ حدیث"۔ یا "احرار" — یہ کھاد گلشنِ احمد کی بن کے آئینگے

ہمیں تو بخشا ہے حق نے سکون و اطمینان — نہ اضطراب کبھی احمدی دکھائینگے

بھروسہ فضلِ خدا پر کئے ہیں ہم بیدار — نہ مارتے ہیں کسی کو۔ نہ مار کھائینگے

جھلک جو حسنِ دل افروز کی نظر آئی — "کسی" کی راہ میں آنکھیں وہ خود بچھائینگے

دعا ہے قادرِ مطلق سے "زیر ہوں دشمن" — کہ ہم سے وعدہ ہے تم کو ضرور اٹھائینگے

خدا نے چاہا تو سرہنگ لشکرِ محمود — بتوں کو بھی کلمہ کبھی پڑھائینگے

ہیں محو دیدِ رخِ یار حضرتِ اکمل
نہ سنتے ہیں وہ کسی کی نہ کچھ سنائیں گے

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ رجب ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

مسلمانوں اور ہندوؤں سے ضروری گزارش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۸ء میں جب سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تحریک کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ تمام ہندوستان میں ہر سال ایک مقررہ تاریخ پر ایسے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں ہوں۔ اور ان میں غیر مسلم اصحاب کو خاص طور پر مدعو کیا جائے۔ تو اس کے سب سے زیادہ محرک وُہ حالات تھے جو بعض غیر مسلموں کی طرف سے بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز تحریروں کے نتیجہ میں رونما ہو چکے تھے۔ اور جن کی وجہ سے ہندو اور مسلمانوں میں روز بروز کشیدگی بڑھتی جا رہی تھی۔ اور کئی جگہ کشت و خون تک نوبت پہونچ چکی تھی ؛

چونکہ یہ صورتِ حالات ملک اور اہلِ ملک کے لئے نہایت ہی تباہ کُن تھی۔ اور اس کے ازالہ کی سوائے اس کے اور کوئی صورت نہ تھی۔ کہ ایک طرف تو اہلِ ملک میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے۔ کہ وُہ ہر مذہب کے پیشواؤں اور بزرگوں کی تعظیم وتکریم کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ ان کی شان میں کوئی ایسی بات نہ کہیں۔ جو دل آزار اور اشتعال انگیز ہو۔ اور دوسری طرف اس قسم کا انتظام کیا جائے۔ کہ تمام مذاہب کے لوگوں کے مشترکہ جلسے کئے جائیں۔ جن میں مذاہب کے بانیوں اور پیشواؤں کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح حالات اور درست واقعات زندگی سے نہ صرف عام مسلمانوں کو واقف کرنے کے لئے بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے بھی ضروری واقفیت بہم پہنچانے کے لئے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تحریک فرمائی۔ وہاں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگ اگر اپنے بانیانِ مذاہب کی خوبیوں اور کارناموں کے بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کریں۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد بڑی خوشی اور مسرت سے ان میں شریک ہونگے اور مقدس انسانوں سے اپنی عقیدت و اخلاص کے اظہار میں فخر محسوس کریں گے ؛

اگرچہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے ہر سال نہ صرف ہندوستان کے طول وعرض میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ اور نہایت اعلیٰ پایہ کے غیر مسلم اصحاب ان میں بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کے متعلق خراج عقیدت ادا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان جلسوں کو مختلف مذاہب کے لوگوں میں اتحاد اور رواداری پیدا کرنے کے لئے نہایت مفید قرار دیتے ہیں۔ بلکہ بیرون ہند بھی جہاں جہاں احمدی جماعتیں قائم ہیں اس قسم کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے اپنے بانیانِ مذاہب کی سیرت اور خوبیاں پیش کرنے۔ اور دوسروں کو ان کے متعلق اظہارِ عقیدت کا موقعہ دینے کا تا حال کوئی باقاعدہ انتظام نہیں کیا۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہو گی۔ کہ چونکہ دیگر مذاہب کے مقدس بزرگوں کو مسلمان واجب التعظیم اور قابلِ احترام سمجھتے ہیں اور اسلام کی تعلیم کی رُو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وُہ بھی خدا کے برگزیدہ۔ اور اس کے فرستادہ تھے۔ اس لئے ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی روا نہیں رکھتے۔ ایسی صورت میں دیگر مذاہب کے لوگ ضرورت نہیں محسوس کرتے کہ اپنے پیشواؤں کے حالات پیش کرنے کا خاص انتظام کریں ؛

ان حالات میں صرف یہی ضرورت باقی رہ جاتی ہے کہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے نہایت شان اور اہتمام کے ساتھ منعقد کئے جائیں۔ اور ان میں غیر مسلموں اور خصوصاً ہندوؤں کو خاص طور پر مدعو کیا جائے۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ مسلمان تمام مذاہب کے بانیوں کی پوری پوری عزت وتکریم کرتے ہیں۔ اور انہیں خدا تعالےٰ کے مقدس انسان سمجھتے ہیں۔ ہندوؤں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو خواہ مخواہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیر وتوہین کر کے مسلمانوں کے لئے دل آزاری کا باعث بنتے۔ اور ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو خراب کرنے میں مصروف رہتے ہیں ؛

راجپال۔ اور دوسرے اسی قسم کے بعض شر انگیز لوگوں کے فتنہ کے بعد کچھ عرصہ اس پہلو سے امن میں گزرا۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہوتی۔ اگر ایسا ہی رہتا۔ لیکن حال میں قصور اور کراچی کے حادثات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس بارے میں ابھی بہت کچھ جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ اور تمام بہی خواہان وطن کا فرض ہے۔ کہ ہر مذہب کے بانی اور پیشوا کی تعظیم وتکریم کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں ؛

اس سال جماعت احمدیہ کے زیرِ انتظام سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کے لئے ۲۵ - نومبر کی تاریخ مقرر ہے۔ ہر جگہ ان جلسوں کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانا جہاں ہر اس مسلمان کا فرض ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے عقیدت رکھتا ہے۔ وہاں ہر شریف غیر مسلم کے لئے بھی ضروری ہے کہ وُہ ان جلسوں میں شریک ہو کر خدا تعالےٰ کے اس برگزیدہ کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کرے۔ جس کا احترام دُنیا کے چالیس کروڑ انسانوں کے قلوب میں جاگزین ہے۔ اور جو اس احترام کی خاطر اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کر دینا اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں ؛

مسلمان جب دیگر مذاہب کے بانیوں کا پورا پورا ادب اور احترام کرتے ہیں۔ تو انہیں یہ بھی حق حاصل ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگوں سے بانی اسلام کے متعلق بھی اسی قسم کی توقع رکھیں۔ اور کسی شریف انسان کے نزدیک خواہ وُہ کسی مذہب وملت کا ہو مسلمانوں کی یہ توقع بے جا نہیں۔ پھر اعلےٰ طبقہ اور شریف ہندوؤں کا فرض ہے۔ کہ مسلمانوں کے ہادی اور پیشوا کے متعلق خاص طور پر صحیح واقفیت بہم پہونچائیں۔ تاکہ ان لوگوں کو جو اپنی ناواقفیت اور جہالت

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء

کی وجہ سے یا اپنی فطرت کی کجی اور ناپاکی کے باعث بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ہودہ سرائی کرکے اس قسم کی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو ہندو قوم کو بدنام کرنے والی ہیں۔ عمدگی کے ساتھ سمجھا سکیں۔ اور فتنہ انگیزی سے باز رکھ سکیں۔

پس ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ ہر مقام کے غیر مسلم شرفا خصوصاً ہندو اور آریہ صاحبان سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں میں شریک ہوکر بلکہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اظہارِ عقیدت کرکے اس رواداری کا ثبوت دیں گے جس کی اس وقت اہلِ ہند کو بے حد ضرورت ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہوسکتے ہیں۔

اس موقعہ پر ہم مسلمانوں سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و توقیر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی شان کے خلاف بدزبانی کرنے والوں کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے وہ راہ اختیار کریں۔ جو صحیح ہے۔ اور جس پر چلنے سے کامیابی یقینی ہے۔ کسی بدزبان کو قتل کردینا اور بدزبانوں کو پیدا ہونے سے روک نہیں سکتا۔ پھر کیوں ایسے فعل پر کامیابی کا انحصار رکھا جائے۔ جس کی وجہ سے جان کے بدلے جان بھی دینی پڑے۔ اور لوگوں کو یہ کہنے کا بھی موقعہ ملے کہ اسلام بے جا تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ اور کیوں نہ وہ طریق اختیار کیا جائے۔ جو بڑے سے بڑے متعصب اور کینہ ور دشمن اسلام کو بھی بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مداح بلکہ جاں نثار بنا سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحیح واقفیت عمدگی کے ساتھ بہم پہنچائی جائے۔ اس قسم کی ہر کوشش کو دلی توجہ اور پورے انہماک کے ساتھ کامیاب بنایا جائے۔ پس انہیں چاہیئے۔ کہ سیرت النبیؐ کے ۲۵ نومبر کے جلسوں کو کامیاب بنانے اور ان سے غیر مسلم اصحاب کو مستفید کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اگر اس کام کو مسلمان متفقہ طور پر عمدگی کے ساتھ سرانجام دینا شروع کردیں۔ تو بہت تھوڑے عرصہ میں انقلاب عظیم پیدا ہوسکتا ہے۔ اور وہ لوگ جو آج ضد میں آکر ایسے لوگوں کی حمایت اور تائید کرنے لگ جاتے ہیں۔ جو بدزبانی کے نتیجہ میں کیفر کردار کو پہونچتے ہیں۔ وہ خود بدزبان لوگوں کی مذمت کرنے۔ اور انہیں اس قسم کی حرکات سے روکنے لگیں گے۔ اور جب بدزبانی کرنے والوں کی کوئی حوصلہ افزائی نہ کرے گا۔ بلکہ ہر طرف سے ان کی مذمت ہوگی۔ تو وہ خود بخود نابود ہو جائیں گے۔

بعثت مسیح موعودؑ اور "زمیندار"

احمدیت کے خلاف اخبار "زمیندار" جس قدر بغض وکینہ میں جلتا رہتا ہے۔ اور جن معیوب بلکہ شرمناک حرکات کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔ ان سے اکثر لوگ واقف ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی شان ایسے معاند کے صفحات میں بھی بعض اوقات ایسی باتیں شائع ہو جاتی ہیں۔ جو احمدیت کی صداقت اور حقانیت کا زبردست ثبوت ہوتی ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اس نے اپنے "قادیان نمبر" میں اکناف عالم میں احمدیت کی غیر معمولی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر بڑے غم وافسوس کا اظہار کیا تھا۔ کہ بڑے بڑے اہلِ علم انسان اس جماعت میں شامل ہورہے ہیں۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی اور صداقت کا اعتراف کیا تھا۔ اب کے "قادیانی نمبر" میں اس نے لکھا ہے "قادیانیت کی بناء مرزا غلام احمد صاحب نے ہندوستان میں رکھی۔ اور ایک ایسے وقت میں رکھی۔ جبکہ یہاں کے مسلمانوں کی محکومی ان کو حد درجہ کی مذہبی اور سیاسی پستی میں مبتلا کرچکی تھی۔ اور بظاہر ان کے دوبارہ سر اٹھانے کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔" (زمیندار ۳۰ ستمبر)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت مبعوث ہوئے۔ جبکہ سیاسی اور مذہبی لحاظ سے مسلمانوں کی حالت بے حد ابتر ہوچکی تھی۔ اور ان کے دوبارہ سر اٹھانے کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ جب مسلمانوں کی مذہبی حالت اس حد کو پہونچ چکی تھی۔ تو دوسرے لوگوں کی حالت کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث نہیں کئے گئے۔ تو پھر بتایا جائے کہ خدا تعالےٰ نے ایسی ابتر حالت میں ساری دُنیا۔ اور خاص کر اپنے حبیبؐ کی امت کی مذہبی حالت کی اصلاح کے لئے کیا انتظام کیا۔ اگر کوئی نہیں کیا۔ تو کیوں؟ اس سے نازک وقت اور کونسا آسکتا تھا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر اور کس وقت کے لئے بٹھا رکھا ہے۔ اور کیوں امام مہدی کو ظاہر نہ کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عین اس وقت بھیجا۔ جب مسلمان روحانی مصلح کے محتاج تھے۔ "زمیندار" یہ تو تسلیم کرتا ہے۔ کہ بے شک مسلمان رُوحانی مُصلح کے بے حد محتاج تھے۔ مگر وہ یہ نہیں مانتا۔ کہ خدا تعالےٰ نے کسی کو مبعوث کیا۔ یہ خدا تعالےٰ کے متعلق افسوسناک بدظنی ہے۔ جو یقیناً بداعمالی کا نتیجہ ہے۔

علماء سُو اور مُسلمان

آج مسلمانوں کو اس بات سے تو انکار نہیں۔ کہ علماء کہلانے والوں کی حالت نہایت ہی ابتر اور قابل عبرت ہوچکی ہے اور انکار کیونکر ہو۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئی وضاحت کے ساتھ پوری ہوگئی ہے۔ کہ:۔ علماءھم شرٌّ من تحت ادیم السماء۔ یعنی آسمان کی نیلگوں چھت کے نیچے سب سے بدترین مخلوق اس زمانہ کے علماء ہونگے۔ لیکن بعض لوگ ان الفاظ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کا ذکر کرنے کے بعد ان کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے فرمائے ہیں۔ پیش کرکے یہ کہا کرتے ہیں کہ آپ نے تمام مسلمانوں کو ایسا ہی قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ وہ بعض خاص قسم کے علماء کے متعلق کہے گئے ہیں اور اگر عدل وانصاف سے کام لیا جائے۔ تو وہ بالکل صحیح ہیں غور تو فرمائیے۔ وہ علماء جن کے متعلق خود مسلمانوں کو اعتراف ہے جیسا کہ "سیاست" نے لکھا ہے۔ کہ "مسلمانوں کی بدقسمتی سے علماء سُو کا مذاق اس قدر گندہ اور بے ہودہ ہوگیا ہے جسے دیکھ کر ہر مسلمان کو گھن آتی ہے۔ یہ لوگ اپنے ذاتی مصالح کی بناء پر جو جی میں آتا ہے۔ کہہ دیتے ہیں۔ نہ انہیں خدا اور رسول کی شرم ہے۔ نہ مذہب کا لحاظ۔ نہ غیر اقوام کے طعن وتشنیع کا خوف تکفیر بازی ان کا دلچسپ مشغلہ اس وقت جبکہ ہندوستان کی دیگر اقوام میدان سیاست میں نہایت سرگرمی سے گامزن ہیں یہ علماء سُو محض اپنے حلوے مانڈے کے لئے مسلمانوں کی طاقت کو پریشان ومنتشر کر رہے ہیں۔" (۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء)

ایسے لوگوں کو ذریۃ البغایا کہنے سے کونسا آسمان گر پڑتا ہے۔ مگر خود تو ان کے جی میں جو کچھ آئے۔ علماء کے متعلق کہہ کا حق رکھتے ہیں۔ لیکن وہ انسان جسے خدا نے حکم وعدل بنا کر بھیجا اور جسے نورِ نبوت عطا کیا۔ اس نے علماء کا جو نقشہ کھینچا ہے اور جو حقیقت پر مبنی ہے۔ اس پر ناک چڑھاتے اور شور مچاتے ہیں۔

گاندھی جی کے کارہائے نمایاں

اب جبکہ گاندھی جی کو ہر رنگ میں ناکامی ہوچکی ہے۔ وہی لوگ جو اندھا دھند ان کی ہر بات پر عمل کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اور یہ یقین رکھتے تھے۔ کہ حکومت انگریزی کو چند دنوں کے اندر اندر الٹ کر رکھ دیں گے۔ ان کی باتوں کا مضحکہ اڑا رہے ہیں۔ چنانچہ سکھوں کا اخبار شیر پنجاب لکھتا ہے "حقیقت یہ ہے کہ قدرت نے مہاتما گاندھی کو سیاسیات کی راہ پر لوگوں کی راہنمائی کے لئے نہیں بھیجا۔ وہ تو مجذوب فقیر کی طرح ہر وقت موج میں رہتے ہیں جیسی موج آئی۔ ارشاد فرما دیا ان کے تمام

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صداقت اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گو آج مخالفین تعصب وعناد کی وجہ سے طرح طرح کے اعتراض کرتے اور افترا باندھتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام کی جو صداقت حضور علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ثابت کی ہے۔ اس کی نظیر کسی دوسری جگہ ملنی مشکل بلکہ محال ہے آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس بات کے لئے وقف کر دیا۔ کہ تحریر اور تقریر کے ذریعہ اسلام کی ہر ممکن خدمت بجالائیں۔ اور اس کی صداقت دنیا پر واضح کریں۔

دو حدیثیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔ یوشک ان یاتی علی الناس زمانٌ لایبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولایبقیٰ من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃٌ وھی خرابٌ من الھدیٰ (مشکوٰۃ کتاب العلم) یعنی امت محمدیہ پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ لوگوں کے دلوں سے اسلام کی تعلیم اٹھ جائے گی۔ رسمی طور پر اسلام ان میں رہ جائے گا۔ حقیقت مفقود ہو جائے گی۔ اسی طرح قرآن مجید کی تعلیم کو لوگ فراموش کر دینگے۔ اور تعلیم اسلامی پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ اس وقت لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس کے مطابق کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہو گا۔ تو مسیح موعود جو ابناء فارس میں سے ہو گا واپس لے آئے گا۔ اور دوبارہ لوگوں کے سامنے اسلام اور قرآن کی تعلیم پیش کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت فی الواقعہ اسلام رسمی اسلام رہ گیا تھا۔ حقیقت دنیا سے مفقود ہو چکی تھی۔ اور لوگوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ جسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔

علماء زمانہ کی شہادتیں

اس زمانہ کے متعلق جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے نواب صدیق الحسن خانصاحب نے لکھا ہے۔ "اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ مگر ہدایت سے بکلی ویران ہیں" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲) اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے لکھا۔ "سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں (اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء) پس وہ وقت تھا جس میں لوگوں نے اسلام کی تعلیم سے روگردانی کر لی تھی۔ اور قرآن مجید کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ اور تبلیغ اسلام

ایسے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کیا۔ تبلیغ اسلام کے کام کو جسے مدتوں سے ترک کر دیا گیا تھا۔ اور اس سے بکلی غافل ہو چکے تھے۔ جاری کیا گیا۔ اور اس طرح اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا کئے گئے۔

تبلیغ اسلام ایک ایسی چیز ہے۔ جو اسلام کی ترقی اور حفاظت کا کامیاب ذریعہ ہے۔ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں مسلمانوں کے متعلق فرمایا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر (آل عمران ۱۱) یعنے تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ اور تبلیغ جیسا اہم کام سرانجام دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں ہر قوم اور ہر قبیلہ میں اس کام کو جاری فرمایا۔ اور جب تک مسلمان یہ فرض سرانجام دیتے رہے ترقی کرتے رہے اور دوسری قوموں پر غالب آتے رہے۔ لیکن جب مسلمانوں نے آہستہ آہستہ اس کام کو ترک کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قبل اس مقدس کام سے بالکل غافل ہو چکے تھے۔ تو اس غفلت اور لاپرواہی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خود مسلمان کہلانے والوں کو اسلام سے کوئی وابستگی نہ رہی۔ بہت سے لوگوں نے مرتد ہونا شروع کر دیا۔ اور جو باقی تھے۔ ان کا بھی صرف رسمی اسلام تھا۔ جو ان میں رہ گیا تھا۔ اسلام کے مسائل اور احکام کی انہیں کوئی واقفیت نہ تھی۔ اور نہ اسلام کے ثمرات انہیں حاصل تھے۔ پس اس زمانہ میں اہل اسلام پر ایک مصیبت تو یہ تھی کہ انہوں نے تبلیغ سے غافل ہو کر اور اس کو ترک کر کے اپنی ترقی کو روک لیا تھا۔ اور اسلام اور قرآن مجید کی تعلیم سے بے بہرہ ہو گئے تھے۔ دوسری مصیبت یہ نازل ہوئی۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں خصوصاً آریہ اور عیسائی مذہب والوں نے اسلام کی اس تعلیم تبلیغ کو اختیار کر کے مسلمانوں کو مرتد کرنا شروع کر دیا سینکڑوں اور ہزاروں مسلمان خاندان عیسائی بنائے گئے۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے اسلام کے جانی دشمن اور بدزبان مخالف بن گئے۔

ایسے نازک وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغ اسلام شروع کی۔ مسلمانوں کو بار بار اس کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا۔ کہ اسلام کی اس زمانہ میں سب سے بڑی خدمت یہی ہے۔ کہ تبلیغ کی جائے۔ اور غیر مذاہب کے حملوں کا اندفاع کیا جائے۔ آپ نے اپنی تحریر و تقریر سے اس کام کو شروع کیا۔ اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں ہمہ تن مصروف ہو گئے متعدد کتب ٹریکٹ اور اشتہار تحریر فرمائے۔ جن میں ثابت کیا کہ اسلام اپنے محاسن میں تمام مذاہب سے بڑھ کر ہے۔ اور دنیا کا کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

غیر مذاہب کے حملوں کی روک تھام

غیر مذاہب کے حملوں کو رد کرنے کے لئے آپ نے اسلام کی صداقت اور اس کے فضائل پیش فرمائے۔ اور ثابت کیا۔ کہ جو محاسن اور فضائل اسلام اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ باقی مذاہب میں نہیں پائے جاتے۔ نیز باقی مذاہب جو دعوے کرتے ہیں۔ اب ان کو ثابت نہیں کر سکتے۔ اور مشاہدہ نہیں کرا سکتے۔ لیکن اسلام جس حقیقت کو پیش کرتا ہے۔ اس کا مشاہدہ بھی کراتا ہے۔ اور آپ نے اس کے لئے دو اصول دنیا کے سامنے پیش کئے۔

پہلا اصل

آپ نے پہلا اصل یہ پیش فرمایا۔ کہ ہر مذہب جس غرض کے لئے کھڑا ہے۔ اس کا ثبوت دے۔ کہ واقعی اس کے ذریعہ وہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ مثلاً ہر مذہب کی غایت وغرض یہ ہوتی ہے۔ کہ خدا کا قرب حاصل ہو۔ پس چاہیئے۔ کہ ہر مذہب اس بات کا زندہ ثبوت پیش کرے۔ کہ واقعی اس مذہب کے ماننے والوں کو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ لیکن جو مذہب یہ امر ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کے قیام کی غرض ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ اور وہ ایک بے روح جسم کی مانند رہ جاتا ہے جس کے دعوے میں کوئی حقیقت موجود نہیں ہے۔ چند اخلاقی یا تمدنی اصول اس مذہب کو سچا ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کو تو انسان دوسرے لوگوں سے یا خود غور وفکر کر کے بھی حاصل کر سکتا ہے۔ مذہب کی غرض تو اللہ تعالےٰ کا قرب ہے۔ اور اس کا مشاہدہ اسی دنیا میں ہونا چاہیئے

کیونکہ مرنے کے بعد کے متعلق تو ہر ایک مذہب دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ اسی کے ذریعہ سے نجات ہوگی۔ کیونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں دینا پڑتا۔ اس دعوے میں تمام مذاہب شریک ہیں۔ پس جو چیز قابل قبول ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مذہب مشاہدہ کے ذریعہ سے ثابت کر دے۔ کہ وہ اپنے سچے پیروؤں کو خدا سے ملا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیشکردہ یہ اصل ایسا کارگر ثابت ہوا کہ اسلام کے سوا کوئی مذہب میدان میں نہ ٹھہر سکا۔ کیونکہ اسلام کے سوا کوئی اور مذہب ایسا نہیں۔ جو اس امر کا مدعی ہو۔ کہ آج بھی اس سے وہی فیوض حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو پہلے زمانہ میں حاصل ہوتے تھے۔ صرف اسلام کا ہی یہ دعوے ہے۔ کہ آج بھی اس کے فیوض پہلے زمانہ کی طرح جاری ہیں اور وہ خدا تعالےٰ کے قرب کے آثار کا مشاہدہ کراتا ہے۔

دوسرا اصل

دوسرا اصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے مذہب کو سچا سمجھتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ مذہبی مباحثات میں جو دعاوی پیش کریں۔ اور ان کے ثبوت میں جو دلائل دیں۔ ان کا ثبوت اپنی الہامی کتاب سے دیں۔ خدا کا کلام بے دلیل نہیں ہو سکتا۔ پس چاہیئے کہ جس الہامی کتاب سے کوئی دعوے پیش کیا جائے۔ اس سے اس کی دلیل بھی دی جائے۔ اس اصل کے بیان کرنے سے غیر مذاہب کے لوگوں پر ایک موت وارد ہو گئی۔ ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امرتسر میں عیسائیوں کیساتھ جو مناظرہ ہوا۔ تو اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اصل کو پیش فرمایا۔ اور آپ نے اس بات کا التزام رکھا کہ جسقدر دعاوی آپ نے کئے۔ وہ قرآن مجید سے پیش کئے اور ساتھ ہی ان کے دلائل بھی قرآن مجید ہی سے دیئے۔ مگر عیسائی مناظر ایسا کرنے سے آخر وقت تک عاجز رہا۔ اور اپنی کتاب مقدس سے اس بات کو پیش نہ کر سکا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صداقت کو نمایاں اور ظاہر کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب براہین احمدیہ رقم فرمائی۔ جس میں اسلام کی صداقت اور اس کے فضائل پیش کئے۔ اور تمام مذاہب والوں کو چیلنج دیا۔ کہ اگر تم ان دلائل کا رد لکھو۔ تو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر وہ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ جنکو خدا کے پہلوان نے پیش کیا تھا۔ ایسے لاجواب ہیں۔ کہ غیر مذاہب والے ان کا جواب لکھنے سے قاصر و عاجز رہے۔

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف ہندوستان بلکہ غیر ممالک میں بھی تبلیغ اسلام کو جاری کیا۔ اشتہارات اور کتب کے ذریعہ سے صداقت اسلام ثابت کی۔ آپ چاہتے تھے۔ کہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغ بھیجے جائیں۔ جو لوگوں پر اسلام کی صداقت واضح کریں۔ اور یورپ جو مادہ پرستی میں سب سے پیش پیش ہے۔ وہاں تبلیغ اسلام بڑے وسیع پیمانہ پر کی جائے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آیا۔ اور یہ ظاہر کیا۔ کہ بڑی اہم خبر لے کر آیا ہوں۔ دریافت کرنے پر جب اس نے وہ خبر سنائی۔ تو حضور نے فرمایا۔ آپ نے اہمیت تو اتنی دی تھی۔ کہ ہم سمجھے شائد یورپ مسلمان ہو گیا ہے۔ ان الفاظ سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے دل میں کتنی زبردست خواہش تھی۔ کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کی جائے۔ اور وہاں کے رہنے والوں کو مسلمان بنایا جائے۔ آپ نے ۱۸۸۷ء میں پہلا تبلیغی اشتہار یورپ کے واسطے شائع کیا۔ جس میں ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اور اسلام کی صداقت ظاہر کی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بتایا۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" اور آج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کہ واقعی حضرت اقدس کی یہ خواہش پوری ہوئی۔ آج آپ کے خدام دنیا کے گوشہ گوشہ میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ انگلستان۔ افریقہ۔ امریکہ۔ الجزائر۔ مصر۔ ماریشس۔ سماٹرا اور جاوا کے ممالک میں تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ آپ کی طرف سے تبلیغ اسلام پر زور دینے کا ایک نتیجہ تو یہ ہوا۔ کہ اکناف عالم میں اسلام پھیلنے لگا۔ اور دوسرا نتیجہ یہ رونما ہوا۔ کہ مسلمانوں میں از سر نو امید پیدا ہو گئی۔ ان کے گرے ہوئے حوصلے بلند ہونے لگے۔ مردہ امنگیں زندہ ہو گئیں۔ اور لاکھوں انسان جو زمانہ کی رو میں بہہ کر اسلام سے دور ہو گئے تھے۔ پھر سنبھل گئے۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو پڑھا۔ اور آپ کی تقریروں کو سنا۔ تو انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ اسلام کی تعلیم سب تعلیموں سے افضل و بالا ہے۔ اور کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس طرح سے وہ لوگ جو پہلے دہریت اور مادہ پرستی کا شکار ہو رہے تھے۔ اور خدا کی ذات کے منکر تھے۔ پھر حقیقی اسلام میں داخل ہو گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ اسلام کو اپنی جماعت کے لئے مستقل فرض قرار دیا تھا۔ اور ضروری رکھا۔ کہ ہر شخص جو آپ کو قبول کرے۔ وہ فریضۂ تبلیغ کو ہر حالت میں خواہ عسر ہو یا یسر ادا کرے۔ دنیا کی کوئی طاقت اور مخالفت ان کو اس کام سے باز نہ رکھ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یہ کام سرانجام دے رہی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان پر کچھ ایسا اثر کیا ہے۔ اور ایسی روح پھونکی ہے۔ کہ وہ ہر جگہ دوسروں سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ ان میں قربانی و ایثار کا وہ جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو بجز انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے اور کہیں نظر نہیں آتا۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے۔ اور تبلیغ اسلام کی خاطر ہر قربانی کو فخر سمجھتے ہیں۔ باوجودیکہ دنیا انکی مخالفت کرتی ہے۔ اور غیر مذاہب کے لوگ انہیں آزار دیتے ہیں۔ مگر وہ ان سب تکلیفوں کو خوشی سے برداشت کرتے ہیں۔ وہ اپنے اندر اخلاص اور ایثار رکھتے ہیں۔ اور اپنی ذاتی ضرورتوں کو قربان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ کام کو ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں۔

اسلام کی ایک اور خصوصیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر مذاہب والوں کے سامنے اس بات کو بھی پیش کیا۔ کہ دنیا میں اگر کوئی عالمگیر مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اول تو اسلام کے علاوہ جسقدر مذاہب ہیں ان کا عالمگیر ہونے کا دعوے ہی نہیں۔ اور جب تک کوئی مذہب خود اس بات کا دعوے نہ کرے۔ کہ وہ عالمگیر ہے۔ اس وقت تک اسے خواہ مخواہ عالمگیر قرار دینا صحیح نہیں لیکن اس کے علاوہ عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کرے۔ کہ اس کی تعلیم ہر فطرت کو تسلی دینے والی اور ضرورت حقہ کو پورا کرنے والی ہے۔ اسی اصل کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا۔ کہ عیسائیت یا ہندو مذہب عالمگیر ثابت نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ عیسائیت کی تعلیم بھی ایسی تعلیم نہیں ہے۔ جو ہر انسان کو تسلی دے سکے۔ بلکہ اس میں بہت سی ایسی تعلیم ہے جس پر کاربند ہونا مشکل ہے۔ مثلاً عیسائیت کہتی ہے۔ کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے۔ تو دوسرا بھی اس کے آگے پھیر دے گو بظاہر یہ تعلیم خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو فطرت صحیحہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ فطرت نیکی کا قیام چاہتی ہے اور اس تعلیم سے بدی بڑھتی ہے۔ اسی طرح کئی مواقع پر غیر مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انسان کو دشمن کا مقابلہ کرنے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ لیکن اسلام کی تعلیم ایسی ہے۔ جو عین فطرت صحیحہ کے مطابق ہے۔ اسلام کہتا ہے۔ ہر شخص کی اصلاح تمہارے مدنظر ہونی چاہیئے۔ اگر وہ کسی شرارت یا نقصان رسانی کے موقع پر معاف کر دینے سے اصلاح پذیر ہو سکتا ہو۔ تو معاف کر دیا جائے۔ اور اگر سزا دینے سے وہ آئندہ کے لئے محتاط بن سکے۔ تو سزا دی جائے۔ یہ نہیں۔ کہ ہر حالت میں اسے معاف ہی کیا جائے۔ اور نہ صرف معاف کیا جائے۔ بلکہ اسے موقع دیا جائے۔ کہ پہلے سے بڑھ کر شرارت کرے۔

اس طرح بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی فضیلت تمام

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ایک سو چھتیس ۱۳۶ نو مبایعین ـ افریقہ کے احمدیوں میں محبت و اخلاص

احمدیت کا اثر

خاکسار اپنی گذشتہ رپورٹ میں سالٹ پانڈ کے چیف کی رسم تقرر کا ذکر کرکے اس امر پر اللہ تعالے کا شکر ادا کر چکا ہے۔ کہ چیف کا ہمارے پاس دعا اور تبرک کے واسطے آنا اللہ تعالے کے فضل سے اس کامیابی کا ایک ثبوت ہے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ان ممالک میں حاصل ہو رہی ہے۔ اس سے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک اور چیف کی رسم تاجپوشی تھی۔ وہاں بھی ہماری جماعت ہے احباب جماعت نے مجھے اطلاع دی۔ کہ چیف اس موقع پر دعا کے واسطے مسجد میں آنا چاہتا ہے۔ میں نے تبلیغ کے لئے موقع غنیمت سمجھ کر وہاں کسی اور کو بھیجنے کی بجائے خود جانا مناسب سمجھا۔ یہ ثانی الذکر چیف اپنے ملک کی زبان میں شہنشاہ کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس کے ماتحت کئی چیف ہیں جب میں وہاں پہنچا۔ تو وہ اپنی ریاست کے تمام زیوروں اور سامان شان و شکوہ کو الگ کرکے جوتا اتار کر نہایت سادگی اور فروتنی سے مسجد میں ایک چٹائی پر آ بیٹھا۔ اور اسے اس حالت میں دیکھ کر میرے دل میں اس کے اسلام قبول کرنے کے لئے نہایت خلوص اور جوش کے ساتھ دعا نکلی۔ میں نے پہلے اس کے ہمراہیوں سمیت اسے چند نصائح کیں۔ اسلام کی خوبیاں بتلائیں۔ پھر اس کے لئے دعا کی۔ اور شاہی محل تک چھوڑنے کے لئے اس کے ساتھ گیا۔ وہاں بھی رخصت ہونے سے قبل چند نصائح کیں۔ اس ملک میں دستور ہے۔ کہ شکریہ ادا کرنے کے لئے مصافحہ کرتے ہیں۔ اس کی ماں نے اپنے بچہ کی اس عزت افزائی پر مجھ سے مصافحہ کرکے شکریہ ادا کرنا چاہا (یورپ کی طرح اس ملک میں بھی مرد عورتیں بے حجابانہ ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں۔) مگر میں نے ذرا جھک کر اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے غیر مردوں اور عورتوں کے مصافحہ نہ کرنے پر مختصر سی تقریر کی۔ اور اسے بتلایا کہ اس میں عورت کی کوئی تحقیر نہیں۔ بلکہ اس کی عزت افزائی ہے اس پر وہ خوش ہو گئی۔ اس جگہ کا نام Mankessim ہے۔

ایک سلطان اور دیگر امرا کو تبلیغ

شمالی نائجیریا میں Sokoto نام ایک اسلامی ریاست ہے۔ وہاں کے امیر کا خطاب سلطان ہی ہے گذشتہ ایام میں وہ سیر و سیاحت کے لئے لنڈن جا رہے تھے۔ جس جہاز پر وہ جا رہے تھے۔ اس کا پتہ لے کر میں تاریخ مقررہ پر Takoradi (ٹاکوراڈی) کی بندرگاہ پر پہنچا۔ یہ مقام سالٹ پانڈ سے ہمارا جو ہیڈ کوارٹر ہے ۷۳ میل دور ہے۔ چند گھنٹے جہاز وہاں ٹھہرا۔ میں نے تختۂ جہاز پر پہنچ کر ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا پیغام دیا۔ خطبہ الہامیہ اور البشارات الاسلامیہ کے چند نمبر خاتم النبیین کی بحث والے پیش کئے۔ سلطان نہایت عزت سے پیش آئے۔ ان کے ہمراہ دو اور ریاستوں کے امیر بھی تھے۔ ان میں سے ایک کو جو Kano کے امیر ہیں میں پہلے سے پہچانتا تھا۔ انہی کے ذریعہ عربی میں گفتگو ہوتی رہی۔ بعد میں اس یوروپین افسر کو جو ان کے انچارج تھے۔ تحفہ پرنس آف ویلز پیش کیا۔

مشن ہاؤس سالٹ پانڈ

میں گذشتہ رپورٹوں میں ذکر کر چکا ہوں۔ کہ ہم نے سالٹ پانڈ میں مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ چونکہ دنیا کی اقتصادی اور مالی حالت روز بروز خراب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس لئے ہمارے تعمیر فنڈ میں کمی واقع ہو کر کام بند ہو گیا تھا۔ اور ٹھیکہ دار کی طرف سے ہرجانہ کے مطالبہ اور مقدمہ کا ڈر تھا۔ اس پر عاجز نے ایک ہزار ایسے مخلص مردوں اور عورتوں سے اپیل کی۔ جو اپنی خوشی اور رضا و رغبت سے ایک پونڈ فی مرد اور پانچ شلنگ فی عورت دیں۔ خدا کے فضل سے ۵۵ پونڈ نقد اسی وقت جمع ہو گئے۔ بیرونی جماعتوں میں میں نے محصل بھیج دیئے ہیں۔ تاکہ وہاں پر سب مخلصین تک یہ آواز پہنچ جائے۔ خدا تعالے کے فضل سے امید ہے۔ کہ ہماری یہ مشکل جلد حل ہو جائیگی اور ہم عنقریب کرایہ کی عمارت سے نکلکر اپنی عمارت میں کام شروع کر سکیں گے۔

نو مبایعین

ایام زیر رپورٹ میں ۱۳۶ نفوس داخل سلسلہ ہوئے ان کی استقامت اور ترقی ایمان و اخلاص کے لئے دعا فرمائی جائے۔

سالٹ پانڈ سے لیگوس

۱۹۲۲ء کے اواخر سے جبکہ مکرمی مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب نیر نائیجیریا سے واپس تشریف لے گئے تھے۔ جماعت لیگوس میں ہمارا کوئی مبلغ نہیں تھا۔ یہ عاجز ۱۹۲۹ء میں دورہ پر آیا تھا۔ لیکن مستقل انتظام تبلیغ لوکل مشنری امام قاسم اجوسے (Kasem Ajose) کے ہاتھ میں تھا جو اپنے پر جوش اور مخلص کارکنوں کے ساتھ اس کام کو عمدگی سے سرانجام دیتے رہے۔ مگر جماعت کی اندرونی تربیت کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے عاجز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد کے مطابق جو جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کے ذریعہ پہنچا۔ ۱۶ جولائی کو اس جگہ پہنچ گیا۔

مخلصانہ الوداع

احباب گولڈ کوسٹ کثرت کے ساتھ میری روانگی کے موقع پر جمع ہو گئے۔ ایک طرف ان کی آنکھیں محبت کے آنسوؤں سے تر تھیں۔ تو دوسری طرف میرا دل ان کی جدائی کے خیال سے پگھل رہا تھا۔ انسان کی طبیعت میں خدا تعالی نے محبت کا مادہ بھی کیا عجیب ودیعت فرمایا ہے۔ میرے مخلص اور دیرینہ دوست مسٹر وسیا ال سیکنڈی سے۔ مجھے الوداع کہنے کے لئے Accra تک جو ۱۰۰ میل ہے میرے ساتھ آئے۔ مسٹر بن یامین اور جمال سکرٹریان مشن بھی ساتھ آئے Accra کے احمدی اور غیر احمدی دوست بھی ساحل سمندر پر الوداع کہنے کو موجود تھے۔ میں سب دوستوں کو ساحل سمندر پر با چشم تر چھوڑ کر پسردم بتو مایۂ خویش را۔ اور بسم اللہ مجریھا و مرسیھا پڑھتے ہوئے بہ دل حزیں و چشمہائے تر کشتی میں بیٹھ کر عزیز مبارک احمد کے ہمراہ جو بغرض تعلیم دینی میرے ساتھ آئے چل پڑا۔ خدا حافظ اور سلامت روی و باز آئی کے نعروں سے ساحل گونج اٹھا۔ آخر سمندر کی موجوں نے ہمیں ایک دوسرے سے اوجھل کر دیا۔ اور ہم اس تمنا کو دل میں لئے ہوئے کہ خدا نے چاہا تو پھر ملیں گے۔ ورنہ بہشت میں ملاقات ہو گی۔ اور دل کو یہ تسلی اور ڈھارس دیتے ہوئے کہ اگر ملاقات تھی۔ تو خدا کے لئے اور اب اگر جدائی ہے تو خدا ہی کے لئے ہے۔ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔

گولڈ کوسٹ کا انتظام

اپنے بعد گولڈ کوسٹ میں میں نے جماعت کا انتظام اس طرح کیا ہے۔ کہ سالٹ پانڈ مرکز میں مسٹر بن یامین امام الصلوٰۃ ہونگے۔ مسٹر جمال سکولوں کے مینیجر Colony میں امیران سعید۔ عبدالرحیم۔ عبدل۔ الحسن اور محمد ثانی جملہ مالی انتظامات کے انچارج ہونگے۔ اور اشانٹی میں یونس۔ ابوبکر اور عمر منتظم۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کی مدد فرمائے۔ آمین۔ احباب سے ان دوستوں کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

پُرخلوص استقبال

میں ۲۶ جولائی کو لیگوس پہنچا۔ پریذیڈنٹ جماعت اور چیف امام نے تختۂ جہاز پر پہنچ کر عاجز کو خوش آمدید کہا۔ بندرگاہ پلیٹ فارم پر بکثرت دوست موجود تھے۔ جب عاجز جہاز کی سیڑھیوں سے اترا۔ تو "آکا بو" "آکابو" (Akaabo) یعنی خوش آمدید کے نعروں سے فضاء گونج اٹھی۔ مخلصین لیگوس جن کو مجھ سے دو دفعہ پہلے کا تعارف حاصل تھا۔ ملاقات کے لئے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔

بندرگاہ پر فوٹو لیا گیا۔ وہاں سے جامع مسجد احمدیہ میں آیا۔ میرے لئے موٹر مہیا تھی۔ مگر میں نے مسجد تک نصف میل کے قریب فاصلہ کو دوستوں کی معیت میں پیدل طے کرنا مناسب سمجھا۔ دوست ایک لمبی قطار میں میرے پیچھے پیچھے نعتیہ اشعار پڑھتے ہوئے۔ خوشی سے اچھلتے کودتے چلے آرہے تھے۔ احمدیت سے دلچسپی لینے والوں کے چہرے بشاش نظر آتے تھے۔ اور جو لوگ بے تعلق تھے۔ وہ بھی حیران تھے۔ کہ احمدی "سفید آدمی" کدھر سے آنکلا۔ غرض اس دن میری آمد پر اپنوں اور غیروں میں ایک عجیب چرچا تھا۔ اخبارات نے میری آمد کی خبر شائع کی۔

مسجد کے سامنے احمدی عورتیں اور بچے جمع تھے انہوں نے نہایت پرجوش خیر مقدم کیا۔ بچوں نے عربی اور لوکل زبان میں خوش آمدید کہتے ہوئے اشعار پڑھے۔ اس کے بعد میں نے مسجد میں دو نفل ادا کئے۔ اور مسجد کے مقدمہ میں فتح یابی پر اور سفر سے باخیریت پہنچنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ مرحوم چیف امام محمد ڈابری کی قبر پر میں نے دعا کی۔ اور دوستوں سمیت اپنی فرودگاہ پر پہنچا۔

مسجد کے مقدمہ میں اپیل

مخالفین کو جب مسجد کے مقدمہ میں چیف جسٹس کی عدالت سے ناکامی و نامرادی ہوئی۔ تو اب انہوں نے ویسٹ افریقن اپیل کورٹ میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کر دیا ہے۔ جس کی سماعت اگلے سال ہو گی احباب سے گذارش ہے۔ کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ضرورت

عاجز کو ان جملہ امریکن رسالہ سن رائز کے ان پرچوں کی ضرورت ہے۔ جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور استاذی مولوی محمد دین صاحب کے زمانہ میں امریکہ سے شائع ہوئے۔ اگر کوئی صاحب قیمتاً یا ثواب کی خاطر دے سکیں۔ تو ہم ان کے نہایت ممنون ہونگے۔ ایسا ہی عاجز کو اس رسالہ کی سخت ضرورت ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ایک لیکچر پر مشتمل ہے۔ جو حضور نے لاہور میں اس موقع پر دیا تھا۔ جب کہ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ صلح کے متعلق بھی کچھ گفتگو ہوئی تھی۔ نیز حضور کے اس لیکچر کی ضرورت ہے۔ جو امرتسر میں مسٹر لائڈ جارج کی ایک تقریر کے جواب میں ہوا تھا۔ یہ ہر دو لیکچر نقول کر کے ہم واپس بھی کر سکتے ہیں۔ تبلیغ کی خاطر ثواب حاصل کرنے والے دوست جلد توجہ فرمائیں۔

لیگوس میں مصروفیت

مجھے یہاں آئے ہوئے چوتھا ہفتہ شروع ہے۔ اس عرصہ میں اوسطاً ۳½ گھنٹے سے زیادہ کسی رات نہیں سویا۔ جماعت تربیت کی سخت محتاج ہے۔ اس لئے دوستوں کو ہر وقت آزادانہ طور پر اپنے پاس آنے کا موقعہ دیتا رہتا ہوں۔ تاکہ آزادی سے ان کے خیالات معلوم کر کے ان کی تربیت کر سکوں۔ جس مسجد میں نماز پڑھاتا ہوں۔ وہاں ہر روز صبح کی نماز کے بعد کسی ایسے امر پر تقریر کرتا ہوں جو تربیت کے کسی نہ کسی پہلو پر حاوی ہو۔ جامع مسجد میں مغرب اور عشاء کے درمیان درس قرآن کریم۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ½ گھنٹہ تک دیتا ہوں اسمیں جماعت کے مرد اور عورتیں موجود ہوتی ہیں۔ غیر احمدی اور عیسائیوں تک دلچسپی لینے لگے ہیں۔ ہر اتوار کو صبح کے وقت جماعت کے مردوں اور عورتوں کے سامنے کسی ایسے مضمون پر تقریر کرتا ہوں۔ جو تربیت سے تعلق رکھتا ہو۔ یا احمدیت کی خوبیوں پر مشتمل ہو۔ اس کے علاوہ عزیزم مبارک احمد کو جو ایک غیر احمدی عالم کا بچہ ہے۔ مگر احمدیت کی تبلیغ کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر چکا ہے۔ اور گولڈ کوسٹ سے اپنے خرچ پر میرے ساتھ آیا ہے۔ روزانہ قرآن۔ حدیث اور عربی کا سبق دیتا ہوں۔

لیگوس کی تعلیمی حالت

لیگوس میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے لڑکیوں تک کالجوں اور ہائی سکولوں میں پڑھتی ہیں۔ ان کی ایک سوسائٹی بنام "ینگ احمدیہ گرلز سوسائٹی" ہے۔ جس میں بعض دوسری لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ ان کو سکولوں اور کالجوں کی عیسائی استانیوں اور عیسائی ماحول کے بداثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہفتہ میں دو بار لیکچر دیتا ہوں۔

تربیت

ہر لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیتا ہوں میرے آنے سے خدا کے فضل سے تین ہفتوں کے اندر ہی جماعت میں ایک ایسی تبدیلی ہوئی ہے۔ کہ سب لوگ حیران ہیں۔ پبلک لیکچروں کا سلسلہ اگلے ہفتہ سے شروع کر دیا جائے گا انشاء اللہ سکول کی طرف بھی اگلے ہفتہ سے توجہ کروں گا جس طرح لڑکیوں کی سوسائٹی قائم ہے۔ اسی طرح لڑکوں کی دو سوسائیٹیاں اور ایک لٹریری سوسائٹی ہے۔ ان سب کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جو میرے پروگرام کا جزو ہے۔

درخواست دعا

میں اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور اپنے احمدی بھائیوں سے عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ میں کمزور ہوں۔ گنہ گار ہوں۔ بے علم ہوں۔ جو کچھ کام ہو رہا ہے وہ صرف خدا کے فضل سے ہو رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری شامتِ اعمال اس کے فضل کی بارش کے نزول کو روک دے اس لئے میرے واسطے دعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنا بنا لے۔ اور ہر وہ کام جو اس کی رضاء کے مطابق ہو مجھ سے لے۔ میرے بڈھے اور دائم المریض باپ۔ بیوی اور بچوں۔ اور دوسرے رشتہ داروں اور نسبتی بھائیوں اور بہنوں۔ ان کے بچوں اور دیگر سب کے لئے بہت بہت دعائیں کی جائیں۔ احباب گولڈ کوسٹ جنہیں میرے چلے آنے کا بہت احساس ہے۔ اور جن کا تصور میری آنکھوں میں آنسو لے آتا ہے۔ ان کے لئے۔ احباب نائیجریا اور سیرالیون کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

مبارکباد

میں یہ رپورٹ لکھ چکا تھا۔ کہ اخبار الفضل اور الحکم یہ نہایت ہی مسرت وایمان افزا مژدہ لائے۔ کہ سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان فرمایا ہے۔ میں اس تقریب پر اپنی اور جماعتہائے مغربی افریقہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح۔ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا۔ سیدہ ام

جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ ستمبر کا یوم التبلیغ احمدی جماعتوں نے ہر جگہ کامیابی کے ساتھ منایا۔ اور عمدگی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی کوشش کی۔ ذیل میں موصولہ اطلاعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

حصار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رات کے دس بجے تک تبلیغ کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر لائلپور اور دیگر ٹریکٹ کثرت سے تقسیم کئے گئے۔ ہماری تبلیغ خدا کے فضل سے ہر طرح باثر اور کامیاب رہی۔ نذیر احمد

احمدی پور (جہلم)

۳۰ ستمبر کو پہلے سے مرتبہ پروگرام کے مطابق تمام افراد جماعت نے ۶ گاؤں میں تبلیغ کی۔ ۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ عبد الغنی

پونچھ

۳۰ ستمبر یوم التبلیغ کو پونچھ اور اردگرد کے دیہات۔ کنویاں۔ پولس۔ بریٹھی۔ ٹائیں۔ اور شیندرہ میں خوب تبلیغ کی گئی۔ کنویاں میں چند آدمی بیعت کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت نے خوب کوشش سے اس فریضہ کو ادا کیا۔ محمد حسین

ملتان

مقامی احباب نے یوم التبلیغ کے فرائض بڑی سرگرمی سے ادا کئے۔ تمام شہر چھاؤنی اور مضافات میں تبلیغ کی گئی۔ ایک ٹریکٹ "نبوت غیر تشریعی جاری ہے" جو مقامی انجمن نے شائع کیا تھا بکثرت تقسیم کیا گیا۔ تمام محلوں۔ بازار۔ سیرگاہوں میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ رسالہ تبلیغ حق اور مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کی بھی بکثرت اشاعت کی گئی۔ شہر کے وکلاء روساء۔ کالج اور سکولوں کے اساتذہ کو بھی ٹریکٹ دیئے گئے۔ بعض مقامات پر مخالفت بھی ہوئی۔ مگر احباب نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ عبد القادر سکرٹری تبلیغ

سرونیا گاؤں (اڑیسہ)

یوم التبلیغ کے موقعہ پر خاکسار اور سید رسول بخش صاحب نے شادی پور میں غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ اس کے بعد وصی پور میں ایک اہلحدیث سے تبادلہ خیالات ہوا۔ جو بہت مخالف تھا۔ گفتگو کے بعد انہوں نے سلسلہ احمدیہ کے کتب کے مطالعہ کی خواہش کی۔ جس پر انہیں ریویو اردو کے چند پرچے اور چند ٹریکٹ دیئے گئے۔ انہوں نے ماہ شوال میں قادیان آنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ خدا کے فضل سے ہماری تبلیغ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ عبد الباری احمدی

گھٹیالیاں (سیالکوٹ)

یوم التبلیغ کے متعلق ایک روز پیشتر ہی جماعت کے افراد کو ہدایات بتادی گئی تھیں۔ پانچ پانچ افراد کے گروپ بنائے گئے۔ جنہوں نے قریباً ۳۰ گاؤں میں تبلیغ کی۔ ڈیڑھ ہزار غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور قریباً ڈیڑھ صد افراد کو پیغام حق پڑھ کر سنایا گیا۔ ہماری تبلیغ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ فضل الرحمٰن سکرٹری تبلیغ

ننکانہ صاحب

چوہدری غلام محمد صاحب منشی محمد شفیع صاحب اور خاکسار سارا دن تبلیغ میں مشغول رہے۔ یہاں سے تین میل کے فاصلہ پر لاڑوانہ میں ایک میلہ تھا۔ جہاں جاکر انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کی گئی۔ ۱۵۰ ٹریکٹ اور ۲۵ عدد پیغام حق تقسیم کئے گئے۔ ننکانہ صاحب میں ۲۰ پرچے مصباح کے مفت تقسیم کئے۔ ایک صاحب نے بیعت کرنے کا وعدہ کیا۔

محمد ابراہیم مدرس

بھینی شرقپور

جماعت کے تمام احباب نے یوم التبلیغ منایا۔ اپنے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ پیغام حق ۵۰ لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ (محمد انور)

سمبڑیال

جماعت احمدیہ نے انفرادی تبلیغ کی۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ (امام الدین)

چک ۱۱۶ سرگودھا

۳۰ ستمبر اتوار کے روز تمام جماعت نے یوم التبلیغ منایا۔ انفراداً نمایاں کام کیا۔ اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو خوب تبلیغ کی۔ ایک ٹریکٹ موسومہ "راہ نجات" کی بہت اشاعت کی گئی (سید نور شاہ)

کاٹھ گڑھ

یوم التبلیغ کو نہایت سرگرمی سے تبلیغ کا فریضہ ادا کیا گیا۔ تمام افراد جماعت کے دس گروپ بنا کر اردگرد کے دیہات میں روانہ کئے گئے۔ جنہوں نے ۲۳ دیہات میں پیغام حق سنایا۔ ۵۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (عطاء اللہ خاں)

باڈرہ (ضلع لاڑکانہ)

یوم التبلیغ کو سب احباب نے بڑے شوق سے تبلیغ کے کام میں حصہ لیا۔ قریباً ۳۰ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو غور سے سنا۔ (حاجی بلال)

مریخ و نور محل

مریخ۔ نور محل۔ نکودر کے تمام دوستوں نے یوم التبلیغ کو بڑی کوشش سے سات دیہات میں تبلیغ کی۔ احمدی مستورات نے بھی غیر احمدی مستورات کو تبلیغ کی۔ (محمد عبد اللہ)

جھنگ مگھیانہ

بڑی اچھی طرح یوم التبلیغ منایا گیا۔ تمام افراد جماعت نے صبح سے لے کر شام تک تبلیغ کی۔ ۵۰۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ۴۰ کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر لائلپور تقسیم کی گئی۔ ایک بوڑھے کسان کو جب تبلیغ کی۔ تو اس نے بڑی خوشی اور دلچسپی سے ہماری باتوں کو سنکر کہا۔ کہ مجھے تو امام مہدی کے متعلق کبھی بتایا ہی نہیں گیا۔ میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔ ایک اور احمدی نے اسی وقت بیعت کا خط لکھ دیا۔ خدا کے فضل سے ہماری اس تبلیغ کا اثر بہت اچھا ہوا۔ (عبد الکریم سکرٹری تبلیغ)

آگرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوم التبلیغ نہایت عمدہ طریق پر منایا گیا۔ ایک ہفتہ پیشتر ہی ہم نے پروگرام مرتب کر لیا تھا۔ ایک اشتہار "راستبازوں کی شہادت" شائع کیا گیا۔ شہر میں تمام معززین کو تبلیغ کی گئی (گلزار محمد)

دھرم کوٹ رندھاوا

اپنے متعلقین اور ان کے زیر اثر حلقہ میں تبلیغ کی گئی۔ خواندہ اصحاب میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور بیرونی رشتہ داروں کو لٹریچر بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا (محمد عبد اللہ سعید)

شاہدرہ

یوم التبلیغ کو احباب نے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ قریباً دس گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے (اللہ دین)

نواں شہر (جالندھر)

۳۰ ستمبر کو دو وفدوں کی صورت میں تمام دن تبلیغ کی گئی۔ (غلام جیلانی)

علی گڑھ

۳۰ ستمبر کو سارے شہر میں تبلیغ کی گئی۔ دوپہر کے بعد چند غیر احمدی احباب کو دعوت چائے پر مدعو کر کے تبلیغ کی۔ تبلیغی ٹریکٹ لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور تقسیم کئے۔ (محمد ابراہیم)

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات

صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ اگست ۱۹۳۴ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد
۱	بیت المال	۸۰۷۶-۱۴-۰
۲	صدقات	۵۹۷-۱-۹
۳	مقبرہ بہشتی	۷۳۲۶-۱۵-۳
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۱۵۲۲-۲-۰
۵	مدرسہ احمدیہ	۳۳-۰-۰
۶	گرلز سکول	۱۱۳-۴-۰
۷	امور عامہ	۱۰-۳-۰
۸	نور ہسپتال	۱۰۲-۱۴-۰
۹	ضیافت	۱۲۰-۲-۹
۱۰	دعوت و تبلیغ	۴۲۸-۱۴-۹
۱۱	تعمیر	۲۰-۰-۰
۱۲	تخفیف	۷۴۷-۱۳-۳
	میزان	۱۹۰۶۹-۴-۹
۱۳	طبع و اشاعت	۲۸۸۹-۱۵-۹
۱۴	ریویو انگریزی	۱۰۱۸-۱۲-۰
۱۵	بورڈران ہائی	۲۱۳-۱۱-۳
۱۶	بورڈران احمدیہ	۲۸۲-۸-۰
۱۷	پراویڈنٹ فنڈ	۱۸۳۹-۱۵-۶
۱۸	جائداد	۲۱-۱۰-۰
	میزان	۶۲۶۶-۸-۶
۱۹	قرضہ	۹۶۲۰-۰-۰
۲۰	کل میزان	۳۴۹۵۵-۱۳-۳

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ
۱	بیت المال	۱۶۹۲-۱۴-۹
۲	صدقات	۲۰۵۰-۱۲-۳
۳	مقبرہ بہشتی	۸۹۸-۱-۳
۴	تعلیم و تربیت	۶۹۵-۵-۹
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۱۱۶-۶-۰
۶	مدرسہ احمدیہ	۱۰۳۴-۵-۳
۷	گرلز سکول	۷۵۲-۹-۹
۸	احمدیہ ہوسٹل	۷۱-۰-۰
۹	امور عامہ	۳۸۶-۱۴-۶
۱۰	نور ہسپتال	۳۲۱-۳-۰
۱۱	ضیافت	۱۱۳۳-۳-۳
۱۲	دعوت و تبلیغ	۴۹۷۰-۰-۰
۱۳	تعمیر	۲۵۸-۱۱-۰
۱۴	خلافت	۲۲۰۰-۰-۰
۱۵	پرائیویٹ سکرٹری	۶۶۷-۱-۰
۱۶	نظارت اعلیٰ	۱۱۱۵-۲-۰
۱۷	محاسب	۴۷۱-۴-۳
۱۸	تالیف و تصنیف	۳۲۴-۶-۰
۱۹	جامعہ احمدیہ	۵۴۳-۷-۰
۲۰	امور خارجیہ	۴۶۵-۲-۰
۲۱	جائداد	۸۲-۱۳-۰
	میزان	۲۲۳۵۲-۱۰-۰
۲۲	بک ڈپو	۱۰۰-۰-۰
۲۳	طبع و اشاعت	۲۸۸۸-۱۲-۳
۲۴	ریویو انگریزی	۴۱۹-۱-۰
۲۵	بورڈران ہائی	۱۰۷-۸-۳
۲۶	بورڈران احمدیہ	۴۱۲-۱-۹
۲۷	پراویڈنٹ فنڈ	۳۶۳-۱-۲
	میزان	۴۲۹۰-۸-۶
۲۸	واپسی قرضہ	۷۷۱۰-۰-۰
	کل میزان	۳۴۳۵۳-۲-۶

محاسب صدر انجمن احمدیہ

تلاش

میرا لڑکا نام عبدالستار عمر ۱۸-۱۹ سال رنگ سانولہ۔ سر پر رومی ٹوپی۔ کوٹ نسواری شارٹ۔ بوٹ کالے سیاہ کیل لگے ہوئے۔ نشان دنبل دائیں پنڈلی کے پچھلے حصہ پر۔ کسی بھائی کو ملے۔ تو اطلاع دیں

غلام حیدر ملازم بہشتی مقبرہ۔ قادیان

غسل خانہ میں اجل کا دیوتا

غسل خانہ میں موت کی وارداتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں لیکن عامۃ الناس ان کے اسباب سے بالعموم ناواقف ہوتے ہیں۔ غسل خانوں کو گرم کرنے کے لئے عام طور پر کوئلہ جلایا جاتا ہے یا بجلی کی رو سے کام لیا جاتا ہے۔ ان ہر دو اسباب سے اکثر موتیں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ کوئلہ کی گیس کو خارج ہونے کے لئے جب کوئی راستہ نہ ملے۔ تو وہ غسل خانہ میں بند ہو جاتی ہے۔ اور نہانے والا اگر جلد باہر نہ نکل جائے۔ تو دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ یہ عام طور پر معلوم نہیں۔ کہ اگر گیلے ہاتھوں سے بجلی کا بٹن دبایا جائے تو دبانے والے کے جسم کو ایک سخت برقی صدمہ محسوس ہوتا ہے۔ جس سے وہ بیہوش ہو جاتا ہے۔ اگر صدمہ زیادہ سخت ہو۔ تو ہلاک ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات غسل خانہ کے درجہ حرارت میں یکبارگی کمی بیشی بھی بیہوشی یا موت کا باعث بن جاتی ہے جن لوگوں کو ضعف دل کا عارضہ ہو یا جن کے خون کا دباؤ زیادہ ہو۔ وہ حرارت کی کمی بیشی سے جلد اثر پذیر ہوتے ہیں موخر الذکر سبب ہلاکت سے بچنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ غسل خانہ میں ہوا کی آمد و رفت کے لئے روشن دان رکھے جائیں۔ یا اگر موسم اجازت دے تو غسل خانہ کا دروازہ کھلا رکھا جائے۔ اگر غسل خانہ کو کوئلہ سے گرم کرنا ہو۔ تو انگیٹھی میں جب تک کوئلے بالکل سرخ نہ ہو جائیں۔ اس کو غسل خانہ کے اندر نہ رکھا جائے اور اگر انگیٹھی دیوار میں موجود ہو۔ تو گیس کے خارج ہونے کے لئے وہ کھلی رہنی چاہیئے بجلی کی رو کے متعلق یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ نہانے والا بھیگے ہوئے فرش پر ننگے پاؤں کھڑا ہے۔ اور وہ تر ہاتھوں سے بٹن کو دباتا یا بجلی کے تار وغیرہ کو چھوتا ہے۔ تو وہ خود موت کو دعوت دیتا ہے۔ سب سے بہتر ترکیب یہ ہے کہ پانی غسل خانہ میں باہر سے گرم کر کے لایا جائے۔ اور اگر غسل خانہ کے اندر ہی گرم کرنا ہو۔ تو غایت درجہ کی احتیاط سے کام لیا جائے۔ غسل خانہ میں ایک روشن دان چھت کے قریب اور اگر ممکن ہو۔ تو ایک فرش کے قریب بھی ہونا چاہیئے بجلی کے سامان کو کسی حالت میں بھی گیلے ہاتھوں سے نہیں چھونا چاہیئے۔ اور غسل خانہ کی حرارت کو نہاتے وقت یکساں رکھنا چاہیئے۔ اگر ان تدابیر پر عمل کیا جائیگا۔ تو غسل خانہ میں موت کی وارداتیں بہت ہی کم ہو جائیں گی۔

([illegible])

سیکنڈ ہینڈ انگریزی گرم اوورکوٹ

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی تجارت کرنیوالوں کیلئے نادر موقع

سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹوں کی تجارت کرنیوالے اصحاب کو اطلاع دیجاتی ہے کہ حسب ذیل سربند گٹھڑیاں منگوا کر فائدہ اٹھائیں
نوٹ:- آرڈر کے ہمراہ ۱/۴ چوتھائی قیمت پیشگی آنی بالکل لازمی اور ضروری ہے۔ نوٹ ضروری:- نمونہ وغیرہ کیلئے خط وکتابت کرنا فضول ہے نمونہ بالکل نہ بھیجا جائیگا۔ اور گانٹھ سے کم مال نہ بھیجا جائے گا۔

نام قسم کوٹ	درجہ اسپیشل	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	گٹھڑی میں تعداد
مردانہ ہاف کوٹ	95/-/-	75/-/-	61/8/-	45/-/-	50 عدد کوٹ
مردانہ اوورکوٹ	90/-/-	75/-/-	62/-/-	45/-/-	30 عدد کوٹ
مردانہ واسکوٹ	65/-/-	61/8/-	50/-/-	39/8/-	200 عدد واسکوٹ
بچوں کے اوورکوٹ	75/-/-	62/8/-	55/-/-	50/-/-	50 عدد کوٹ
〃 کے ہاف کوٹ	112/8/-	80/12/-	75/-/-	70/-/-	100 عدد کوٹ
لیڈی اوورکوٹ	95/-/-	75/-/-	62/-/-	55/-/-	50 عدد کوٹ

منیجر گاڈلی کمپنی کراچی
GODLY Co
KARACHI.

بعدالت جناب چودہری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرہ غازی خاں

بمقدمہ واسو رام ولد لالہ ٹھاکر لعل ذات بھال بنام گوبندہ رام وغیرہ مدعا علیہم بھال سکنہ ڈیرہ غازی خاں
دعویٰ تقسیم کھاتہ ۲۲۳ رقبہ ۱۴ / ۲۱ چار کنال چالیس واقعہ کوٹ چھٹہ

اشتہار بنام ٹیکم داس ریچھارام بھال سکنہ ڈیرہ غازی خاں۔ مسماۃ جمنا بائی بیوہ بیرانند۔ بھگوانداس ونند رام ولدان تاراچند بھال۔ جانجی رام ولد جیت بھال۔ مسماۃ روشنی بائی بیوہ طوطارام۔ شمبو رام ولد مرلی رام۔ مسماۃ ٹالو بائی بیوہ کرپا رام۔ آسہ رام ولد کھلنڈہ رام۔ بالو رام ولد کشن چند اقوام بھال سکنائے ڈیرہ غازی خاں
اندریں مقدمہ مدعا علیہم بالا کے نام نوٹس عدالت ہذا نے بغرض تجویز طریقہ جاری ہوئے۔ مگر مدعا علیہم مذکور حاضر عدالت نہیں ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہم مذکور دیدہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کر رہے ہیں لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ۲۹/۱۰/۳۴ کو حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ایک احمدی موٹر ڈرائیور

ایک احمدی بھائی جو ۹ سال ملٹری میں فسٹ گریڈ موٹر ڈرائیور کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ اور اب پنشن لیتے ہیں۔ فارغ ہیں۔ اگر کسی جگہ ان کی ضرورت ہو۔ تو حسب ذیل پتہ پر ان کو اطلاع دی جائے۔ امید ہے۔ بہت آرام دہ ثابت ہونگے۔
سلطان احمد۔ موضع چک سکندر۔ ڈاکخانہ تھوریہ ضلع گجرات

گھر بیٹھے انگریزی سیکھیے

جناب سید صادق علی صاحب ٹیچر اینگلو مڈل سکول ڈھلواں فرماتے ہیں:- بہت شہروں سے انگلش ٹیچر منگا کر پڑھے لیکن ناکام رہا۔ پھر کسی اخبار سے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر اسے منگوایا۔ سبحان اللہ بڑے اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ صبح و شام میرا وظیفہ ہے اور دن بدن لیاقت بڑھ رہی ہے واقعی گم شدگان راہ انگریزی کو خضر راہ نما ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ اگر انگریزی گرامر گفتگو۔ ترجمہ اور خط وکتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا دے۔ تو کل قیمت واپس۔
قمر برادرز (الف) شملہ

تازہ شہادت قابل غور ہے

صد شکر کا مقام ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہمیشہ اس دواخانہ کے شامل حال رہا ہے۔ اس دواخانہ کو یونانی فن دواسازی میں جو اہمیت حاصل ہے وہ ظاہر ہے۔ اس کی ادویات ماہرین فن کی نظروں میں ایک خاص حیثیت رکھتی ہیں اور حقیقت شناس نظریں ہماری ادویات کی ہی قدر کرتی ہیں۔ گو بانی دواخانہ ہذا عالی جناب حکیم عبدالرحمن کاغانی مرحوم کے زمانہ سے اس کے خلاف پروپیگنڈا ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر سچ ہے۔ "عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد"۔ باوجود سخت مخالفت کے یہ دواخانہ خدا کے فضل سے ترقی پر ہے۔ اور کثرت سے معزز احباب ان کو ذاتی استعمال کیلئے ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو از راہ قدر دانی اس دواخانہ کو ہی یاد فرماتے ہیں۔ شہادت:- حکیم عبدالرحمن صاحب کاغانی مرحوم میرے دوست تھے۔ اس کے علاوہ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میرے والد صاحب ایک مستند طبیب تھے اور میں نے باوجود لائق اطباء سے علم طب حاصل کرنیکے دوبارہ ان کے قابل قدر استاد حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوبارہ طب یونانی پڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اپنے دواخانہ رحمانی کے کاروبار کے متعلق عموماً مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ انکی وفات کے بعد میں نے یہ ضروری سمجھا۔ کہ میں اب ان کے بچوں کی بہتری کیلئے انکی یادگار دواخانہ رحمانی کی سرپرستی اور نگرانی اپنے ذمہ لوں۔ میں نے ان کی وفات کے بعد معاً اس کا اعلان کر دیا تھا۔
اب دوبارہ اس کا اعادہ کر کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو دوائیں حکیم کاغانی صاحب مرحوم کے وقت باہر بھیجی جاتی تھیں۔ یا جن کا اشتہار میں ذکر ہوتا تھا وہ سب اسی احتیاط سے اب بھی انکے دواخانہ میں تیار کی جاتی ہیں۔ لہذا احباب کو بوقت ضرورت ان کے دواخانہ کا اب بھی ویسا ہی خیال رکھنا چاہئیے میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے اعتماد کو صحیح پائینگے۔ محمد سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ
عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

چمڑے کا بہترین مال

ہمارے ہاں ہر قسم کے کروم لیدر و دیگر سامان جوتا و ہر قسم کے ولایتی۔ امریکن۔ اور جرمن لیدر مل سکتے ہیں ہر قسم کے چمڑے کے بوٹ شوز اور ربڑ کے بوٹ شوز جاپانی و کلکتہ کے تیار شدہ بہت ہی مناسب قیمت پر اور معمولی کمیشن پر ارسال ہونگے۔ آزمائش ضروری ہے۔ ملنے کا پتہ
دوست محمد اینڈ کمپنی ۸ بلنٹنگ سٹریٹ کلکتہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سردار ہاشم خاں وزیر اعظم افغانستان نے پشاور سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک ٹریڈنگ کمپنی کے سالانہ جنرل اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے افغان سوداگروں سے کہا کہ ہر ایک قوم اور ہر ایک گورنمنٹ اقتصادی جنگ میں مصروف ہے۔ یہی وقت ہے۔ کہ افغانستان اپنی تجارت برآمد میں اضافہ اور درآمد میں کمی کر کے قومی دولت کو بچائے ہر ایک افغان سوداگر اور کاریگر کو اقتصادی جدوجہد کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے کی بہترین کوشش کرنی چاہیئے آپ نے سوداگروں سے یہ بھی کہا۔ کہ وہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کریں۔ اور غیر ملکی تجارت کو جائنٹ سٹاک کمپنیوں کے ہاتھ میں دیدیں۔

ہز مجسٹی ظاہر شاہ والی افغانستان کو لڑکے کی پیدائش پر پشاور سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ہر ہٹلر چانسلر جرمنی۔ شاہ اٹلی۔ شاہ فواد مصر اور شاہ جاپان کی طرف سے مبارکباد کے تار موصول ہوئے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چاٹگانگ نے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک نوٹس جاری کیا ہے۔ کہ ورنگا یوجا کی وجہ سے سیتاکنڈ کے اردگرد کے رقبہ سے چند دن کے لئے کرفیو آرڈر ہٹا دیا گیا ہے۔

مسٹر سرت چندر بوس نے کلکتہ سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق بنگال گورنمنٹ سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ اسے اسمبلی کے متعلق اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے لئے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہونے کی اجازت دی جائے۔ گورنمنٹ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔

برطانوی ہوم سکرٹری نے کریو لینڈ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ جنگ عظیم کو نہیں چاہتی۔ اور نہ ہی وہ لوگوں سے یہ درخواست کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ ہندوستان کی عظیم سلطنت پر زبردستی حکومت کرنے کے لئے فوج مہیا کی جائے۔ اگرچہ ہم خاص حقوق رکھ سکتے۔ اور ہندوستان کے لوگوں کی ذمہ داریوں کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ مگر ہم حکومت میں انہیں زیادہ حصہ دینے سے ایسا کر سکتے ہیں۔ ضروری تحفظات کو برقرار رکھتے ہوئے ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے لوگ اپنے فائدہ کے لئے اور اس ملک کے ساتھ تجارت کرنے کے فائدہ کے لئے ان ذمہ داریوں کو سرانجام دیں گے۔

لکھنؤ سے ۱۱ اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سجے پور ریاست کے چند خانہ بدوش ریلوے آبادی کے قریب عرصہ سے رہتے تھے۔ پولیس نے اس شک کی بنا پر کہ یہ لوگ بغیر کاروبار کے اپنا گذارہ کیسے کرتے ہیں۔ ان کی تلاشی لی۔ جس پر ان کے قبضہ سے کچھ مہریں اور جعلی روپیہ بنانے کا سامان برآمد ہوا۔

وائنا سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آسٹریا کی پولیس نے انقلاب پسند کمیونسٹوں کی ایک انجمن کا سراغ لگایا ہے۔ جس کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ موجودہ نظام حکومت کے خلاف ہے اس کے ۱۳۵ ممبر گرفتار کر لئے گئے ہیں

مسٹر پٹیل نے بمبئی کرانیکل کے بیان کے مطابق ایک تقریر میں کہا۔ کہ میں کمیونل ایوارڈ کا سخت مخالف ہوں اور اس کی مخالفت کے لئے پنڈت مالویہ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن کانگریس نے جو فیصلہ کیا ہے میں اس کی مخالفت نہیں کر سکتا۔

وائسرائے کے فوجی سکرٹری نے نئی دہلی سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ذیل کا اعلان شائع کیا ہے یوگوسلاویہ کے بادشاہ ہز مجسٹی کنگ الگزینڈر کی موت کی اطلاع ملنے پر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ۱۰ اکتوبر سے ۱۲ یوم تک سوگ قائم کیا جائے۔

لدھیانہ سے ۱۲ اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ اور ایک سب انسپکٹر پولیس نے پولیس کی ایک جمعیت کو لے کر موضع پکھووال کے ایک مکان کا محاصرہ کیا جس کے متعلق انہیں اطلاع ملی تھی۔ کہ وہاں پر بعض مشہور ڈاکو پناہ گزین ہیں۔ پولیس نے دو ڈاکوؤں کو گرفتار کیا۔ ان کے پاس سے دو پستول اور ایک بندوق برآمد ہوئی۔

معاصر سیاست کے متعلق یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ بوجہ مالی مشکلات کے وہ ایک ہزار کی مطلوبہ ضمانت چونکہ وقت مقررہ پر داخل نہیں کر سکا۔ اس لئے مجبوراً اس کی اشاعت میں ایک ہفتہ کے التوا کا اعلان کیا گیا ہے۔ سیاست کے مالک سید حبیب صاحب نے بعض افراد کے اصرار کے باوجود امداد کے لئے زمیندار کی طرح دست سوال دراز کرنے سے انکار کر دیا

ورجانند پریس لاہور جس کی ضبطی کی اطلاع شائع کی جا چکی ہے۔ اس کے متعلق مقامی حکومت کے حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی تھی۔ اور اس کے ساتھ یہ درخواست دی تھی۔ کہ اپیل کے فیصلہ تک حکومت کے خلاف ایک حکم امتناعی جاری کیا جائے۔ جس سے حکومت پریس کو موجودہ عمارت سے نہ اٹھا سکے۔ چنانچہ لاہور سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق یہ درخواست منظور کر کے یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ تا فیصلہ اپیل پریس کو اس کی موجودہ جگہ سے نہ اٹھایا جائے۔

لاہور سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق شہر میں ان دنوں آٹومیٹک ٹریفک کنٹرول کی سکیم کا تجربہ کیا جا رہا ہے ضلع کچہری کے جنوبی چوک میں جنگلہ بنا دیا گیا ہے۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہوئی۔ تو پھر سڑکوں پر آمد و رفت کے کنٹرول کے لئے پولیس کنسٹیبلوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔

روزنامہ احسان لاہور سے ایک دل آزار نظم شائع کرنے کی بنا پر گورنمنٹ نے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اسی قدر ضمانت کیسری پریس سے جس میں یہ اخبار چھپتا تھا طلب کی گئی ہے۔

سر عبد الرحیم کے متعلق کلکتہ سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کلکتہ کے مسلم حلقہ انتخاب سے بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

حکومت جرمنی نے برلن سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک اخبار کے پرچہ کو ضبط کر لیا ہے۔ کیونکہ یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ جرمنی کے سٹاک ایکسچینج کو مارسیلز میں شاہ یوگوسلاویا کے قتل کا پہلے سے علم تھا۔ یوگوسلاویا میں اٹلی کے خلاف سخت مظاہرے کئے جا رہے ہیں کیونکہ اس قتل کی سازش میں اٹلی کو شریک سمجھا جا رہا ہے۔

مہاشہ ستیہ دیو نے گذشتہ دنوں آریہ یوک سنگھ میں ایک تقریر اسلام کے خلاف کی تھی۔ جس کی بنا پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں نے اس کو ایک ماہ تک کسی پبلک جلسہ میں تقریر کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اب جموں سے ۱۲ اکتوبر کی خبر مظہر ہے۔ کہ اسے ایکماہ کے لئے ریاست سے نکال دیا گیا ہے۔

جالندھر میں ایک ہندو نے اپنے چچا کو جو دائم المریض تھا مکا مارا۔ جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ جالندھر سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق بھتیجے کو دو سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی